امام شافعیؒ کے مذہب قدیم وجدید کا مفہوم اور تبدیلی احکام وفتویٰ کا تصور تحقیقی وتجزیاتی جائزہ

ڈاکٹر میمونہ تبسم*

ڈاکٹر عبدالغفار**

محمد منشاء طیب***

Imam Shafi was Omni potent in Ijtihad. In this way he got individual personality. His views is Ijtihad and fatwa has been divided in two parts for it the ancient Quotation (قول قدیم)and The Present Quotation. (قول جدید)Terms are used. This research would be presented wheather in his ijtihad the changed was on account time and place or the change is on account of the clear views of the Quran and sunnah.

امام محمد بن ادریس الشافعیؒ (۲۰۴ھ-۱۵۰ھ) اس اعتبار سے منفرد ہیں کہ بعض فقہی مسائل میں ان کی آراء واجتہادات اور فتویٰ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس کے لیے قول قدیم اور قول جدید کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں ان اصطلاحات کی وضاحت کرنے سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ کیا امام شافعیؒ نے یہ تبدیلی محض قاعدہ فقہیہ ''تتغیر الاحکام بتغیر الزمان'' کی بنیاد پر کی یا کہ صریح نص قرآن و سنت کی بنیاد پر؟ بعض قائلین نے تغیر الاحکام سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعیؒ کے قول قدیم اور قول جدید کو بھی اس کسوٹی پر پرکھا ہے۔

جس طرح کہ ڈاکٹر صبحی محمصانی تبدیلی احکام کے مسئلہ میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام شافعیؒ نے مختلف ملکوں کی معاشرت سے متاثر ہو کر اپنا قدیم عراقی مذہب ترک کر کے جدید مصری مذہب اختیار کیا۔''[۱]

ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے بھی امام شافعیؒ کے تبدیلی مذہب کا تذکرہ کیا ہے لکھتے ہیں:

> ''امام شافعیؒ نے مصر منتقل ہونے کے بعد بہت سے مسائل میں اپنی رائے تبدیل کر لی حتی کہ ان آراء کو امام شافعیؒ کا مذہب جدید کہا جانے لگا اس تبدیلی کا سبب ماحول، جگہ اور علاقے کی تبدیلی ہے۔''[۲]

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور۔

*** پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس کے علاوہ احمد امین مصری، عبدالرحمٰن الشرقاوی وغیرہ نے بھی انہیں آراء کا تذکرہ کیا ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

امام شافعیؒ کے افکار وخیالات، آراء واجتہادات میں تغیر وتبدیلی کا سبب زمان ومکان کی تبدیلی تھی یا کہ صریح نص قرآن وسنت کی اتباع تھی؟ اس پر بحث سے پہلے ہم قول قدیم وقول جدید کا مفہوم واضح کرتے ہیں۔

پہلا موقف:

قول قدیم کے بارے میں یہ ہے کہ جس کو امام شافعیؒ نے بغداد میں تصنیف کروایا یا جس پر فتوی دیا خواہ اس سے رجوع کیا ہو عین ممکن ہے بہت سارے مسائل میں رجوع کیا یا نہ کیا۔ قول قدیم کے مصادر پر اہم کتاب بقول امام نوویؒ اس کتاب کا نام الحجہ تھا۔

دوسرا موقف:

قول قدیم وہ ہے جس کو امام شافعیؒ نے مصر جانے سے پہلے بیان فرمایا یا تصنیف کیا۔ اور قول جدید وہ ہے جس کو انہوں نے مصر پہنچنے کے بعد بیان فرمایا یا تصنیف کیا۔[۳]

ڈاکٹر لمین ناجی فرماتے ہیں:

> ”۱۸۶ھ میں مکہ مکرمہ میں اپنے مسلک کے آغاز سے لے کر کیونکہ آپ نے کتاب الرسالۃ اور دیگر کتابیں مکہ مکرمہ میں تالیف کیں بغداد میں ان کا قیام صرف دو سال رہا ہے اس اعتبار سے مکہ مکرمہ کے اقوال بھی قول قدیم میں شمار ہوں گے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قول قدیم کی زمانی مدت ۱۸۶ھ تا مصر کے سفر ۲۰۰ھ تک ہے جبکہ قول جدید کی زمانی مدت چار سال ہے مصر میں امام شافعیؒ ۱۹۹ھ یا ۲۰۰ھ میں تشریف لائے اور ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔“

قدیم اقوال کے مصادر ورواۃ:

قدیم اقوال کی نمائندہ کتاب تو الحجۃ تھی جسے ابوعلی الحسن الصباح زعفرانی ۲۶۰ھ نے روایت کیا تھا اور اس کا یہ نام الحجہ بھی انہوں نے ہی رکھا عدم توجہی کی وجہ سے اب یہ کتاب نہیں ملتی اس لیے امام شافعیؒ کے قدیم اقوال کی تلاش کے لیے متقدم مصادر کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ ان مصادر میں

۱) التلخیص ابن القاص ۳۳۵ھ　۲) جمع الجوامع سھیل بن عفریس زوزنی ۳۶۲ھ، ۳) التقریب قفال شاشی ۴۰۰ھ ۴) الحاوی ماوردی ۴۵۰ھ ۵) نہایۃ المطلب،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

امام حرمین ۴۷۸ھ . جدید مصادر میں فتح العزیز رافعی المجموع امام نووی کی کتب شامل ہیں قول قدیم کے راویوں میں احمد بن حنبل، ابو ثور الکلبی ال بغدادی (۲۴۰ھ)، ابو علی الحسن الصباح زعفرانی (۲۵۹ھ)، امام داؤد ظاہری (۲۷۰ھ)، ابن جریر طبری (۳۱۰ھ)، ابوعلی الحسین بن علی الکرابیسی اور ابوعبدالرحمٰن احمد بن محمد بن یحییٰ الاشعری البصری شامل ہیں۔ان حضرات ائمہ نے عراق میں امام شافعیؒ کے اقوال فقہ کو متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔

قول جدید کے مصادر ورواۃ:

اقوال جدید کی سب سے اہم کتاب کتاب الأم ہے جسے امام شافعیؒ ابو محمد سے ربیع بن سلمان مرادی ۲۷۰ھ نے روایت کیا ہے اور یہ امام شافعیؒ کی تصنیفات کی جامع ہے۔آپ کے اجتہادات کو ابن ندیم نے مرقومات کا نام دیا ہے۔[۴]

اسی طرح ''المختصر'' ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی (۲۶۴ھ) کی اس سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔اور یہ کتاب الام کے ساتھ مطبوع ہے۔اقوال جدید کے راویوں میں ابو یعقوب یوسف بن یحییٰ البویطی (۲۳۱ھ)، مزنی، ربیع بن سلمان مرادی (۲۵۶ھ) قابل ذکر ہیں جنہوں نے فقہ شافعی کی خوب ترویج کی اس کے علاوہ حرملہ بن یحییٰ (۲۴۴ھ)، یونس بن عبدالاعلی سے محدود چیزیں ملتی ہیں امام نوویؒ (۲۶۴ھ) فرماتے ہیں:

''امام شافعی نے اپنی تمام نئی کتب مصر میں لکھی ہیں۔''[۵]

امام ربیع بن ہادی فرماتے ہیں:

انہوں نے مصر میں چار برس قیام کیا اور اس میں کتاب الام اور کتاب السنن وغیرہ تالیف کیں۔اسی طرح ابو یعقوب بن یحییٰ نے بھی جو کچھ امام صاحب سے سنا اسے ایک کتاب جس کا نام ''المختصر'' تھا اس میں مرتب کیا۔[۶]

کیا قدیم اقوال پر فتویٰ دیا جائے گا؟

کیا قدیم اقوال پر فتویٰ دیا جائے گا؟ اس بارے میں اہل علم کے تین اقوال ہیں۔

۱۔ جدید قول میں قدیم قول کے خلاف صریح نص ہو امام نوویؒ فرماتے ہیں میرا اعتقاد ہے کہ قدیم اقوال امام شافعی کا مذہب نہیں اس لیے کہ جدید قول میں انہوں نے اس کے خلاف یقینی بات کہی ہے اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مرجوع عنہ راجع کا مذہب نہیں ہوتا۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مجتہد اپنے قول کے خلاف بات کہے تو وہ پہلے قول سے رجوع نہیں بلکہ دو قول شمار ہوں گے۔ے

امام نوویؒ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بات درست نہیں کیونکہ دو اقوال شارع کی دو نص کی طرح ہیں اس پر تعارض کا اصول منطبق ہوگا اور دونوں کے درمیان عدم جمع کی صورت میں دوسرے قول پر عمل کیا جائے گا اور پہلے قول کو چھوڑ دیا جائے گا۔۸

۲۔ قول جدید میں اگر قول قدیم کے خلاف صریح نص نہ ہو اور نہ ہی قول قدیم کا ذکر موجود ہو اور اس پر سکوت ہو تو اس قول قدیم پر فتوی دیا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا اور یہ امام شافعیؒ کا مذہب شمار ہوگا اس طرح کے بہت سے مسائل ہیں جس پر الگ کام کی ضرورت ہے۔۹

۳۔ اگر اقوال قدیم صحیح حدیث کے مطابق ہوں اور کوئی صحیح دلیل اس کی مخالفت میں نہ ہو تو اس کو بھی امام شافعیؒ کا مذہب شمار کیا جائے گا اور س پر بھی عمل ہوگا اور فتوی دیا جائے گا۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

> ''جو کچھ میں نے کہا اگر اس کے خلاف نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہو تو نبی کریم ﷺ کی حدیث اولیٰ وبرتر ہے۔اور ایسی حالت میں میری تقلید نہ کرنا۔''۱۰

ہاں یہاں ایک بات زیر غور رہے کہ اس بات پر تحقیق ضروری ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی متعارض حدیث امام صاحب کے سامنے ہو اور کسی ایک کے بارے میں ان کے پاس قوی سند اور صریح دلالت والی یا اس کو مقید یا مخصص کرنے والی قطعی دلیل نہ ہو خلاصہ کے طور ہم یہاں کہہ سکتے ہیں کہ مجتہدین شافعیہ نے چند مسائل کو قول قدیم پر فتوی دینے کے لیے الگ کیا ہے جن کی تعداد تین سے بیس تک ہے ان کو ہم استثنائی مسائل کہہ سکتے ہیں تتبع اور استقراء کے بعد ان مسائل کو الگ کرنا بھی ضروری ہے۔

تاہم امام نوویؒ فرماتے ہیں:

> ''ہر وہ مسئلہ جس میں امام شافعیؒ کے قدیم وجدید دو قول ہوں تو جدید قول صحیح ہے اسی پر عمل اور فتویٰ ہونا چاہیے۔''

لیکن جو مضبوط اور اہم موقف ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ امام شافعیؒ کا جدید قول، قدیم قول کی تشریح وتوضیح وتوسیع ہے اور نئی کتب پرانی کتب کی تحقیق وتمحیص ہیں اور کتاب الحجۃ ہی کتاب الام ہے ان دونوں کتابوں کا نام امام شافعیؒ کے راویوں نے رکھا ہے امام شافعیؒ جس طرح دیگر ائمہ کی کتب وآراء پر تحقیق و

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفتیش تنقید کرتے تھے اسی طرح برابر اپنی آراء پر بھی نظر ثانی کرتے تھے۔۱۱

امام بیہقی ۴۵۸ھ مناقب الشافعی میں رقمطراز ہیں:

''امام شافعیؒ نے جدید مذہب کے مطابق دوبارہ ان کتب کو لکھا اور متعدد کتابوں میں تبدیلی کی جیسے کتاب الصیام، کتاب الصداق، کتاب الحدود، کتاب الرہن الصغیر، کتاب الاجارہ، کتب الجنائز آپ جدید مذہب میں ان کتب کو پڑھوا کر سنتے جن مسائل میں ان کی رائے بدل جاتی ان کو صائع کر دیتے اور کبھی دوسری جگہ ذکر پر اکتفاء کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیتے۔''۱۲

ڈاکٹر لمین ناجی رقمطراز ہیں:

جس اصول پر امام امام شافعیؒ نے اپنی قدیم فقہ ترتیب دی اسی پر انھوں نے جدید فقہ تعمیر کی۔

ان اصول القديم هى نفسها فى الجديد وليس لظاهرة القديم والجديد ميزة خاصة تفصلها عن الظاهرة الغامة فى فقه الشافعى، ولم قدر أن يستحول الى غير مصر لرجع عن اقوال كثيرة ايضا. ۱۳؎

مسلک قدیم کے اصول ہی مذہب جدید میں کارفرما ہیں۔

قدیم وجدید کی تقدیم کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے۔ جیسے کہ فقہ شافعی کی عمومی صورت حال سے ممتاز قرار دیا جاسکے۔ اگر امام شافعیؒ کو مصر کے علاوہ کسی اور علاقے میں بھی چلے جاتے تو پھر بھی وہ اپنے بہت سے اقوال سے رجوع کر لیتے اس کی وجہ یہ ہے کہ امام صاحب کے پیش نظر نصوص شرعی کی اتباع تھی۔

چنانچہ ان کا مسلک جدید، ظواہر نصوص سے زیادہ ہم آہنگ نظر آتا ہے۔

" الجديد اكثر التزاما بظواهر النصوص."

''قول جدید میں ظواہر نصوص کا زیادہ التزام ہے۔''

ڈاکٹر لمین الناجی کی درج ذیل عبارتوں سے واضح ہوتا ہے کہ امام شافعیؒ کے تبدیلی اجتہاد وفتوئ میں محض علاقہ یا ماحول احول ونظر وزمان ومکان کی تبدیلی کا کائی اثر نہیں۔

شيخ محمد بن عمر الكاف، المعتمد عند الشافعية میں رقمطراز ہیں:

''امام شافعیؒ کی تاریخ بیان کرنے والوں کی بہت سے عبارتوں سے وہم ہوتا ہے کہ جدید و قدیم اقوال و مستقل بالذات مذہب ہیں اور امام شافعیؒ نے جدید کتابیں بالکل الگ املاء کرائی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں اور بعض اہل علم نے مصر میں امام شافعیؒ کے چار سالہ قیام کو نئے مذہب کی تاسیس اور نئی کتب کی تصنیف کے لیے ناکافی سمجھا لیکن باریک بینی سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں شافعی مذہب ایک ہی ہے اور جدید قول قدیم قول کا امتداد اور توسیع وترقی ہے۔'' [۱۴]

اگرچہ بہت سے اہل علم میں یہ بات مشہور ہے کہ جس کی امثلہ پہلے گزر چکی ہیں کہ امام شافعیؒ نے مصر جا کر جب وہاں عادات واعراف کا اختلاف دیکھا تو وہ قدیم مذہب سے جدید کی طرف رجوع کیا یہ رائے فعلا واقعہ کے خلاف ہے اگر یہ دلیل صحیح ہوتی تو عراق میں امام شافعی کے اصحاب اپنے قدیم مذہب پر جمے رہتے اس لیے کہ وہ ان کے مسلک کے لیے زیادہ موزوں ومناسب تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔

اس میں حقیقت یہ ہے کہ امام شافعیؒ کی تبدیلی آراء واجتہاد کا سبب اتباع دلیل تھا امام شافعیؒ کے عظیم شاگرد امام احمد بن حنبلؒ سے سوال کیا گیا کہ عراقیوں کے پاس امام شافعیؒ کی جو کتابیں ہیں وہ آپ کو زیادہ پسند ہیں یا جو کتب اہل مصر کے پاس ہیں؟ تو فرمایا:

''علیك بالكتب التی وضعها بمصر فانه وضع هذه الكتب بالعراق ولم يحكمها ثم رجع الى مصر فاحكم ذلك.'' [۱۵]

''امام شافعیؒ کی ان کتابوں کو لازم پکڑو جو انہوں نے مصر میں تحریر کی ہیں آغاز میں انہوں نے یہ کتابیں عراق میں لکھیں مگر انہیں مکمل حتمی شکل نہ دے سکے مصر جا کر انہیں حتمی شکل دینے کا موقع ملا۔''

امام شافعیؒ کو وہ مواقع حاصل ہوئے جو دیگر ائمہ مذاہب کو نہ مل سکے چنانچہ امام شافعیؒ نے اپنے مذہب کے اصول مدون کیے اور استنباط احکام کے قواعد وضوابط بیان کیے۔

شیخ حسان الدین بن موسیٰ عفانۃ اپنے فتوی ''لا اثر للبیئۃ فی تغیر الاحکام الشرعیۃ'' میں لکھتے ہیں

''امام شافعیؒ نے سب سے پہلے علم اصول فقہ مدون کیا جس میں احکام شرعیہ کے استنباط کے قواعد وضوابط منضبط کیے ان کا مذہب جن اصولوں پر قائم ہے ان میں ''احوال ومعاشرہ کی تبدیلی'' کا کوئی تصور موجود نہیں ان کے اصول یہ ہیں۔

۱) کتاب وسنت ۲) اجماع ۳) قول صحابیؓ جس کا صحابہ میں سے کوئی مخالف نہ ہو۔ ۴) صحابہ کرامؓ میں اختلاف کی صورت میں کسی ایک قول کو ترجیح۔ ۵) قیاس صحیح۔ [۱۶]

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے مشروعیۃ تغیر الاجتہاد کے تحت ایک مجتہد کے لیے اپنے اجتہاد کو تبدیل کر لینا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جائز ہے یا نہیں؟ اس بحث کے دوران انہوں نے امام شافعیؒ کے مذہب قدیم وجدید کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ اور امام شافعیؒ کے علمی ارتقاء کو تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

تیسرے دور کو انہوں نے دو تمحیص قرار دیا ہے جس میں امام صاحب نے اپنی آراء کی تنقیح وتحریر کی۔ اپنی کتابوں پر نظر ثانی کی اور اپنے اجتہادات میں تبدیلیاں کیں تیسرے دور کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ الزحیلی لکھتے ہیں:

> "وفی هذا الدور اعلن الامام الشافعی رجوعه عن مذهبه القديم وذلك بعد تحقيق وتمحيص، ونظر و تامل. واطلاع على بئيات و مستويات واعراف متباينة للناس واحداث وظروف جديدة صقلتها مناظراته مع المخالفين له، ودلت على كمال عقله وكمال قصده واخلاصه فی طلب الحق وتحرى الصواب، ونظرته الفاحصة في آرائه دائما يعرف عيبها و القصها."۱۷

> "اس دور میں امام شافعیؒ نے اپنے قدیم مذہب سے رجوع کا اعلان کیا جو انہوں نے بغداد میں اپنایا تھا انہوں نے کہا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کے قول پر فتوی دے امام صاحب نے یہ اقدام تحقیق وتمحیص غور وفکر، تدبر وتامل مختلف احوال وظروف اور لوگوں کے بدلتے ہوئے عرف سے واقفیت کے بعد اٹھایا تھا مخالفین کے ساتھ بحث ومناظرہ نے اس سلسلے میں سونے پر سہاگہ کا کام کیا جس سے ان کی آراء میں مزید جلاء پیدا ہوگئی تھی یہ امر حضرت امامؒ کے کمال عقل وفکر اور حق وصواب میں ان کی تلاش وجستجو کے اخلاص نیت پر دلالت کرتا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی آراء میں ہمیشہ تجسس آمیز نگاہ سے غور وفکر کرتے رہتے تھے تا کہ ان کی خامیوں اور کمزوریوں سے آگاہی حاصل کرسکیں۔"

امام شافعی نے اپنے قدیم اقوال سے قابل یقین اسباب کی وجہ سے رجوع کیا اور اس میں نصوص کا علم ہوجانا یعنی اتباع قرآن وسنت سب سے اہم سبب ہے جس کی کچھ مثالیں دی جاتی ہیں۔

۱۔ امام شافعیؒ کا قدیم موقف یا قول یہ تھا کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن کریم میں سے کسی دوسری سورہ کی تلاوت سنت نہیں ہے لیکن آپ کا قول جدید یہ ہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورہ کا پڑھنا مستحب ہے۔۱۸

جب امام شافعیؒ کو حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ملی تو انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے پہلا قول

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ترک کر دیا وہ حدیث مبارکہ اس طرح ہے:

"عن ابی سعید الخدری ان النبیﷺ کان یقرأ فی الصلاۃ الظھر فی الرکعتین الاالیین فی کل رکعۃ قدر ثلاثین آیۃ وفی الاخریین قدر خمس عشرۃ آیۃ او قال نصف ذلک وفی العصر فی الرکعتین الاولیین فی کل رکعۃٍ قدر قرأۃ خمس عشرۃ آیۃ وفی الاخریین قدر نصف ذلک." ۱۹؎

"ہم نے نماز ظہر اور عصر میں رسول کریمﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپؐ سورہ سجدہ کی تلاوت جتنا قیام فرماتے ہیں جبکہ آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپؐ کا قیام ظہر کی آخری دو رکعتوں جتنا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھا۔"

اس حدیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ رسول کریمﷺ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی قرأت فرماتے تھے تو اس سے استدلال کرتے ہوئے امام صاحب نے اس کو اختیار کیا اور فرمایا آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد قرأت مستحب ہے۔

مثال: کسی شخص کے فوت ہونے پر کیا اس کا ولی روزوں کی قضا دے گا یا نہیں۔

قول قدیم کے مطابق امام شافعیؒ کا فتوی یہ تھا کہ ولی میت کی طرف سے روزوں کی قضا دے گا لیکن اس معاملہ میں امام صاحب کا قول جدید یہ ہے کہ ولی روزوں کی قضا نہیں دے گا۔۲۰؎

امام صاحب کا قول قدیم اس روایت کی بنا پر تھا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمﷺ نے فرمایا:

"عن عائشۃ ان رسول اللہﷺ: من مات وعلیہ صیام ، صام عنہ ولیہ." ۲۱؎

"جو اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا۔"

جبکہ دوسری روایت اس طرح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمﷺ نے فرمایا:

عن ابن عمر بن عن النبیﷺ قال: "من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا." ۲۲؎

"جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے ہوں اس کی طرف سے ہر دن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا۔"

تجزیہ:

امام شافعیؒ کا قول قدیم حدیث حضرت عائشہؓ کی بنیاد پر ہے اور قول جدید کی بنیاد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث پر ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت پر امام صاحب تحقیق نہ کر سکے وہ صحیح ہے یا ضعیف اس لیے حضرت ابن عمرؓ کی روایت لے لی جو مرفوع ثابت نہیں ہے تاہم موقوف کی حیثیت سے صحیح ہے امام ترمذی نے خود اس کی وضاحت کی ہے۔[۲۳]

امام شافعیؒ بھی اسے حدیث مرفوع نہیں سمجھتے تھے لیکن چونکہ حضرت عائشہؓ والی حدیث کی صحت سے واقف نہ تھے اس لیے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے قول کو اختیار کر لیا۔

لیکن امام شافعیؒ کا یہ قول بھی ہے۔

"قد روى في ذلك خير فان صح قلت به" [۲۴]

اس مسئلہ میں ایک حدیث بھی روایت کی گئی ہے اگر وہ صحیح ہو تو میرا بھی یہی قول ہے۔[۲۵]

خلاصۃ البحث:

امام شافعیؒ ابو عبداللہ محمد بن ادریس مجتہد مطلق تھے انہوں نے ابتدائی طور پر سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) مسلم بن خالد زنجیؒ اور اکابر محدثین سے علم حاصل کیا اس کے بعد امام مالکؒ کی شاگردی اختیار کی اور موطا کا درس لیا امام صاحب کی وفات کے بعد امام محمد بن حسن الشیبانی (۱۸۹ھ)، کے زیر سایہ فقہاء عراق کی کتب کا درس لیا خلیفہ مامون الرشید نے منصب قضاء کی پیش کش کی لیکن آپ نے اسے قبول نہ فرمایا بغداد سے ہجرت کر کے آپ مصر تشریف لے آئے یہاں آپ کی مدت قیام چار سال ہے (۱۹۹ھ تا ۲۰۴ھ) یہاں پر آپ نے اپنے مصری شاگردوں کو جدید کتب املاء کرائیں فتاوی جات پر از سر نو کتاب وسنت کی روشنی میں دلیل کی بنیاد پر غور وفکر کیا مکہ مکرمہ سے لے کر عراق تک کی کتب ان کا قول قدیم اور مصر کے دوران لکھی گئیں کتب قول جدید کہلائیں ان کتب میں ایک رسالہ ادلہ احکام جو رسالہ اصولیہ کہلاتا ہے اور دوسری کتاب الام ہے امام صاحب کے قول قدیم میں تبدیلی فتوی اجتہاد صریح نص قرآن وحدیث کی دلیل کی بنیاد پر ہے نا کہ تبدیلی مقام وحالات کی بنیاد پر اگر کسی مسئلے میں امام شافعیؒ کی قدیم وجدید دو آراء موجود ہیں تو قول جدید پر فتویٰ ہوگا سوائے چند مسائل کے جن کی تعداد سترہ کے قریب ہے اگر امام شافعیؒ کے جدید اقوال دو ہیں تو متاخر پر عمل ہوگا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نتیجة البحث:

امام شافعیؒ کے مذہب قول قدیم وجدید کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہی کہ امام شافعیؒ کا قول جدید صریح نص قرآن وسنت کی بنیاد پر ہے جہاں تغیر پیدا ہوتا ہے وہ فقہی اجتہادی اور عرفی نوعیت کے مسائل ہیں مثلاً قتل عمد کی سزا قتل ہے یہ حکم شرعی ہے نص کی بنیاد پر ہے اس میں عرف اور اجتہاد کا کوئی عمل دخل نہیں اور نہ ہی حالات زمانہ کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ صبحی محمصانی،فلسفہ شریعت اسلام،ص۲۱۳،مولوی محمد احمد رضوی (مترجم) مجلس ترقی ادب،لاہور،۱۹۹۴ء

۲۔ ہاشمی،ڈاکٹر محمد طفیل،اجتماعی اجتہاد تصور،ارتقاء اور عملی صورتیں،۵۸،ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،اسلام آباد،س ن

۳۔ ابن حجر،احمد بن علی،فتح الباری،(دار المعارف،بیروت)۱۹۹۹ء،۲۱۰/۳

۴۔ ابن ندیم محمد بن اسحاق بن یعقوب،الفہرست،مکتبہ خیاط البابی الحلبی،مصر،۱۹۹۶ء،ص۲۹۷

۵۔ شافعی،محمد بن ادریس،الاثار،ناشر دار المعرفہ،بیروت،لبنان،۲۰۰۱ء،ص۱۲۳

۶۔ البیہقی،مناقب الشافعی،تحقیق احمد صقر،ناشر دار المعرفہ،بیروت،لبنان،۲۰۰۱ء،ص۲۷۰

۷۔ النووی،ابوبکر زکریا،المجموع شرح المہذب،مطبعۃ امام بمصر،۲۰۰۲م،ص۲۷۱

۸۔ ایضاً ۹۔ ایضاً

۱۰۔ سبکی،تاج الدین بن علی،طبقات الشافیہ الکبری،للطباعۃ للنشر والتوزیع،۲۰۲۳ھ،ص۲۲۳

۱۱۔ المجموع،ص۲۱۰

۱۲۔ النووی،ابی زکریا،المہذب مع المجموع،۲۸۸/۱؛ مناقب الشافعی،۲۷۰/۱

۱۳۔ الناجی،دکتور لمین،القدیم والجدید محافقہ الشافعی،دار الفکر،العربی،القاہرہ،۲۷۷/۲

۱۴۔ الکاف محمد بن عمر،المعتمد عند الشافعیۃ،دار عالم الکتب،للطباعۃ والنشر ولتوزیع،الریاض،۱۹۹۶ء،ص۲۶

۱۵۔ مناقب الشافعی،تحقیق احمد صقر،۲۶۳/۱؛ ابن سبکی،طبقات الشافعیہ،دار المعرفۃ،بیروت،لبنان

۱۶۔ عفاہ،حسان الدین بن موسی،الاثر للبیئۃ فی تغیر الاحکام الشرعیہ،دار الفکر،العربی،القاہرہ،۲۰۷/۴

۱۷۔ دکتور،وھبہ الزحیلی،تغیر الاجتہاد،دار الفکر دمشق،سوریہ،۲۰۰۱ء،ص۱۳

۱۸۔ النووی،المجموع،۳۸۶/۳؛ السیوطی،الاشباہ والنظائر فی قواعد فروع فقہ الشافعیۃ،مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز،مکۃ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

المکرّمۃ، الریاض، ۱۹۹۷ء، ص ۸۱۳

۱۹۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الصلوۃ، باب القرأۃ فی الظہر والعصر، ناشر دار السلام، ریاض، طبع الثالثہ، ۲۰۰۰ء، ۲۸۷

۲۰۔ النووی، المجموع، ۳۸۶/۶؛ السیوطی، الاشباہ والنظائر، ص ۸۱۳

۲۱۔ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب من مات وعلیہ الصیام، ۱۸۱۶؛ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب قضاء الصیام عن المیت، ۱۹۳۵

۲۲۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب الصیام عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی الکفارۃ، مصر، مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۹۵ھ، ۶۵۱

۲۳۔ ایضا

۲۴۔ المجموع، ۳۶۹/۶-۳۸۶

۲۵۔ الماوردی ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب، (۴۵۰ھ) الحاوی الکبیر، طبعۃ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، س ن، ۵۳/۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.